بدشگونی

حرام ہے

25-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِاءَۃَ مَرَّۃٍ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا" قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِاءَۃَ حَاجَۃٍ یعنی اللہ پاک اس کی سو(100) حاجات پُوری فرمائے گا، سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی ان میں سے سترّ(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی ہوں گی۔" (**کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیه وعلی آله، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۲۰ اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا I ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا I صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا I اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے بد شُگُونی سے مُتَعلِّق مدنی پُھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ بد شُگُونی ایسی بیماری ہے جو ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ میں سب سے پہلے آپ کے سامنے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش کروں گا، اس کے بعد شُگُون کی قِسمیں، قرآنِ پاک کی آیات، احادیثِ مُبارکہ اور اس بارے میں اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مبارک فتویٰ بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اس کے بعد بد شُگُونی کی چند مثالیں، بد شُگُونی کے نقصانات اور بد شُگُونی کا علاج بھی بیان کروں گا۔ بیان کے آخر میں لباس سے متعلق مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے وہمی لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ جاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام اس طرح کی تَوَھُّم پرستی (وہم) کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں، وہیں اس بُری رسم کا بھی خاتمہ کر دیا۔ (صراط الجنان، ۳/۴۱۲) آیئے! بدشگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ پاک پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبدالرحمن بن سعد، ۵/۵۰۹)

(2) ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازِمًا رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بدگمانی۔

ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں ہوں وہ ان کا علاج کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ پاک سے بخشش طلب کرو، جب تم کوئی بدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔ (معجم کبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اتنا تنگ دَست ہو گیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔ میں نے سوچا کاش! کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلا دے ، چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں ایران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی واقف نہ تھا۔ جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی، میں نے اسے بدفالی پر محمول کیا۔ پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا، یہ دوسری بدفالی ہوئی۔ میں نے کشتی کے ملّاح کا نام پوچھا تو اس نے "دیوزادہ" بتایا (جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے) یہ تیسری بدفالی تھی۔ بہر حال میں اس کشتی پر سوار ہو گیا، جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی: اے بوجھ اُٹھانے والے مزدور! میرا سامان لے چلو، اس وَقت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔ جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا (یعنی کانا) تھا، میں نے کہا: یہ چوتھی بدفالی ہے۔ میرے جی میں آئی کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کر کے واپسی کا اِرادہ ختم کر دیا۔ جب میں مُسافر خانے پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون؟ تو جواب ملا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: "یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا قاصِد!" میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقُوق کی اَدائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات کی کَفالت کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں قیام کریں تو آپ کی زندگی بھر کی کَفالت کی ترکیب ہو جائے گی اور اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کر لیجئے اور تشریف لے جایئے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں

کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا اور مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہوگئی کہ بد شگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔(روح البیان، ۱/۳۰۴ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے پتہ چلا کہ بد شگُونی نام کی کسی چیز کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بدفالیوں کے بعد اس کی حاجت کا پورا ہونا مُمْکِنات میں سے نہیں تھا لیکن اس کی حاجت شدید تھی اس لیے سفر ختم نہ کیا۔اور جب وہ وہاں پہنچا تو اس کی توقُّع کے بَرخلاف اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی۔اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شگُون کی قسمیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شگُون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شَخْص، عَمَل، آواز یا وَقْت کو اپنے حَق میں اچّھا یابُرا سمجھنا۔ اِس کی بُنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:❁ بُرا شگُون لینا ❁ اچّھا شگُون لینا۔چنانچہ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد بن احمد اَنصاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اَچّھا شگُون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادَہ کیا ہو اُس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اُس وَقْت ہے جب کلام اَچّھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشگُونی ہے۔ شریعت نے اِس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اَچّھا شگُون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اُس کی طَرَف تَوَجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اُس کے سَبَب اَپنے کام سے رُکے۔(الجامع لاحکام القران للقرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الاٰیۃ: ۴، ج۸، جزء۱۶، ص ۱۳۲)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان لکھتے ہیں: اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے ، بد فالی، بد شُگُونی لینا حرام ہے۔(تفسیر نعیمی،۹/ ۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے نیک فالی لینا جائز ہے مثال کے طور پر ہم کسی کام کو جارہے ہوں، کسی نے پُکارا: "یارَشید (یعنی اے ہدایت یافتہ)"، "یا سَعید (یعنی اے سعادت مند)"، "اے نیک بَخْت" ہم نے خَیال کیا کہ اَچّھا نام سُنا ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ کامیابی ہوگی یا کسی بُزرگ کی زِیارت ہوگئی اِسے اپنے حق میں اَچّھا سمجھا کہ اَب اِنْ شَآءَ اللّٰہ مجھے اپنے مَقْصَد میں کامیابی ملے گی تو یہ اَچّھا شُگُون ہے اور اسلام نے اسے پَسَنْد کیا ہے۔ جبکہ کسی بھی چیز کو دیکھ کر اس سے بدشُگُونی اور بد فالی مُراد لینا اس سے اسلام نے منع کیا ہے، مثلاً ایک شَخْص سَفَر کے اِرادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلّی راستہ کاٹ کر گُزر گئی، اب اُس شَخْص نے یہ یَقین کرلیا کہ اِس کی نُحُوسَت کی وَجہ سے مجھے سفر میں ضَرور کوئی نُقصان اُٹھانا پڑے گا اور سَفَر کرنے سے رُک گیا تو ایسا کرنا بدشُگُونی میں مُبتلا ہونا ہے اور اس سے شریعت نے منع کیا ہے۔ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ مَحض وَہمی خیالات ہوتے ہیں۔

آیاتِ قرآنی

قرآنِ کریم میں کئی جگہ بدشُگُونی کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ اللّٰہ پاک پارہ 9، سورۂ اَعراف کی آیت 131 میں فرعونیوں کے متعلّق ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

(پ۹، الاعراف: ۱۳۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: تو جب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب فرعونیوں پر کوئی مصیبت (قحط سالی وغیرہ) آتی تھی تو (وہ لوگ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اور ان کے ساتھی مؤمنین سے بدشگونی لیتے تھے، کہتے تھے کہ جب سے یہ لوگ ہمارے ملک میں ظاہر ہوئے ہیں تب سے ہم پر مصیبتیں بلائیں آنے لگیں۔ (مُفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) انسان مُصیبتوں، آفتوں میں پھنس کر توبہ کرلیتا ہے مگر وہ لوگ اَیسے سرکش تھے کہ ان سب سے ان کی آنکھیں نہ کھلیں بلکہ ان کا کُفر و سرکشی اور زیادہ ہوگئی کہ جب کبھی ہم ان کو آرام دیتے، اَرزانی (سستی)، چیزوں کی فراوانی وغیرہ تو وہ کہتے کہ یہ آرام وراحت ہماری اَپنی چیزیں ہیں، ہم اِس کے مُستحق ہیں نیز یہ آرام ہماری اَپنی کوششوں سے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۷)

ایک اور مقام پر پارہ 5، سورۂ نِسَآء کی آیت نمبر 78 میں یہودیوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: (اے محمد!) یہ آپ کی وجہ سے آئی ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو: سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے۔

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: جب حضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر مدینہ پاک (زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا) میں رونق افروز

ہوئے اور یہودِ مدینہ کو دعوتِ اسلام دی تو اکثر یہود نے سر کشی کرتے ہوئے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور ان میں سے بعض لوگ تَقِیَّہ کرکے (یعنی اپنے کُفر کو چھپاتے ہوئے) کلمہ پڑھ کر مسلمانوں میں گُھس آئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے جس کی سزا میں کبھی وہاں وَقت پر بارش نہ ہوتی کبھی پھل کم ہوتے جیسے کہ گزشتہ اُمّتوں کا حال ہوتا رہا ہے تو مُنافقین بولے کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ان صاحب (مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدم آنے سے ہمارے ہاں کی خیر وبَرَکت کم ہوگئی، یہ سب مصیبتیں ان کی آمد سے ہوئیں، ان کی تَردِید (رَدّ) میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی (تفسیر نعیمی، ۵/ ۲۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پتہ چلا کہ بدشگونی لینا کفار کی پہچان ہے اور انہی سے یہ وَبا (بیماری) بعض کمزور ذہن مسلمانوں کے دلوں میں بھی پکی ہوگئی ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے کیونکہ بد شگونی لینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یاد رکھئے! بد شگونی دینی اعتبار کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کیلئے دُنیوی طور پر بھی بہت زیادہ خطرناک ہے۔ یہ انسان کو وسوسوں کی دَلدل میں اُتار دیتی ہے اور وہ ہر چھوٹی بڑی چیز سے ڈرنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سائے سے بھی خوف کھاتا ہے۔ وہ اس وَہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ دنیا کی ساری بد بختی وبد نصیبی اسی کے گِرد جمع ہوچکی ہے اور دوسرے لوگ پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں۔ ایسا شخص اپنے پیاروں کو بھی وہمی نگاہ سے دیکھتا ہے جس سے دلوں میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ بد شگونی کی باطنی بیماری میں مبتلا انسان ذہنی و قلبی طور پر ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے اور کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرپاتا۔ امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جان لو! بد شگونی سے زیادہ فِکر کو نقصان پہنچانے والی اور تدبیر کو بگاڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ادب الدنیاوالدین، ص ۲۷۴)

احادیثِ مبارکہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہاران الفاظ میں فرمایا: **لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ وَلَا تُطُیِّرَ لَہٗ** یعنی جس نے بدشُگُونی لی اور جس کے لیے بدشُگُونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔(المعجم الکبیر، ۱۸/ ۱۶۲، الحدیث ۳۵۵ وفیض القدیر، ۳/ ۲۸۸، تحت الحدیث: ۳۲۰۶)

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا (۱) جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے) یا (۲) فال کے تِیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے یا (۳) بدشُگُونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔(تاریخ ابن عساکر، رجاء بن حیوۃ، ۱۸/ ۹۸)

حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن حَکَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زمانۂ جاہلیت میں کچھ کام کرتے تھے (آپ ہمیں ان کا حکم بتائیے؟) ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے پوچھا: ہم (پرندوں وغیرہ سے) شُگُون بھی لیتے تھے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ایک چیز (یعنی خیال) ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے لیکن یہ تمہیں (تمہاری حاجت وغیرہ سے) نہ روک دے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان ص ۱۲۲۳، الحدیث ۵۳۷ مع مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الاول، ۸/ ۳۵۸)

منقول ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم ایک مکان میں رہتے تھے، اس میں ہمارے اہل وعیال

کثیر اور مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا چنانچہ ہمارے مال اور اہل وعیال کم ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔ (ادب الدنیا والدین للماوردی، ص ۲۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشگونی کی مذمّت پر بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ بدشگونی لینے والا بلند درجات پانے سے محروم رہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا وہ ہمارے طریقے پر نہیں اسی طرح جب ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے مکان کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ جب سے ہم اس مکان میں گئے ہیں تو ہمارے اہل وعیال اور مال میں کمی آگئی ہے تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوراً اس خیال کی نفی کرتے ہوئے فرمایا: "ایسا کہنا بُری بات ہے" بد قسمتی سے یہ بدشگونی ہمارے مُعاشرے میں اس قدر عام ہے کہ ہم بات بات پر اس بری عادت کے مُرتکب ہوتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً

بدشُگونی سے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

کبھی نئی نوکری کیلئے جاتے ہوئے راستے میں ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی آواز سُن کر یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ آج ناکامی مُقدَّر میں ہے۔ کبھی پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اسے بدشُگونی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح حاملہ عورت کو میت کے قریب نہیں جانے دیتے تو کبھی جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس کہہ کر دل آزاری، تُہمت، بدگُمانی اور طرح طرح کے بُرے اَلقاب سے پُکارا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! اسلام نے اس طرح کسی کو منحوس سمجھنے کو حرام قرار دیا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی نوعیّت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے مُتعلِّق مشہور ہے اگر صُبح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی

یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اِعتماد اور بھروسہ) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہو گی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعاً بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: شرعِ مُطَہّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شُگُون بد، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ" (یعنی اے اللہ! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (کریم) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل آزاری سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سَخت دل آزاری اور آخرت میں ذلت و خواری اور جہنم کی حقداری ہے۔ اگر ہم نے کسی بد شُگُونی کے سبب کسی کو منحوس کہہ کر اس کی دل آزاری کی ہو یا کسی بھی سبب سے اس کا دل دُکھایا مثلاً گالی دی، بُرے لقب سے پکارا، مذاق اڑایا، آنکھیں دکھا کر ڈرایا، مارا پیٹا، نقلیں اُتاریں یا اس کی غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ اَلغَرَض کسی

بھی طرح بِلا اجازتِ شرعی کسی کی ایذاءرسانی کا سبب بنے تو فرداً فرداً ہر ایک سے معافی مانگ لیجئے۔ایسے افراد سے آپ کا چاہے کیسا ہی قریبی رشتہ کیوں نہ ہو، بڑے بھائی ہوں یا والِد، ساس ہوں یا سُسر، صدر ہوں یا وزیر، استاذ ہوں یا پیر، مؤذّن ہوں یا امام وخطیب جو کچھ بھی ہوں بِغیر شرمائے جلد از جلد ان سے مُعافی مانگ کر راضی کر لیجئے ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بِچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ اُنہیں ہونٹوں اور چِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک اُتار لیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کُھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قدر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، پکار پڑے گی: "اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء (تکلیف) کا بدلہ ہے جو تُو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔"

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۴ ص۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کی دل آزاری کرنا، اسے تکلیف پہنچانا یقیناً حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ مسلمانوں کا احترام دل میں بٹھانے اور ان کی دل آزاری سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رَسائل "اِحترامِ مُسلم" اور "ظُلم کا انجام" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر اوّل تا آخر مطالعہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کی ولادت نحوست ہے۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختلف علاقوں، قوموں اور برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں جو کم و بیش ہر قوم و علاقے میں ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسلسل لڑکیوں کی پیدائش کو بہت بڑی نحوست سمجھنا۔ بعض افراد بیٹی کی پیدائش پر سخت پریشان ہو جاتے ہیں حالانکہ بیٹا ہو یا بیٹی دونوں ہی اللہ پاک کی نعمت ہیں، مسلمان کو اس نعمت پر شکرِ الٰہی بجالانا چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو خوشی کا سماں بیٹے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، مبارک سلامت کا خوب شور مچتا ہے، بیٹی کی ولادت پر اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار (بوجھ) باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے، شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک چڑھاتے (یعنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے) ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اُوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ اور ستم بالائے سِتم یہ کہ کبھی تو بیٹیوں کو ہی منحوس قرار دے دیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! بیٹا ہو یا بیٹی یہ اللہ پاک کی دَین ہے وہ کسی کو صرف بیٹوں سے نوازتا ہے تو کسی کو صرف بیٹیوں سے اور کسی کو نہ بیٹے نہ بیٹی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

(پ25، الشوریٰ:49، 50)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم جس طرح بیٹے کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح بیٹی کی ولادت پر بھی خوب خوب خوشیاں منائیں ۔ اور جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش سے خفا ہوتے ہیں، منہ بگاڑ لیتے ہیں بلکہ جو بدنصیب فضول بک کر نعمت کی ناشکری کے گناہ میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں انہیں اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! بیٹیوں کی پیدائش پر منہ بگاڑ کر ناراض ہو جانا یہ زمانۂ جاہلیت کے کفار کا طریقہ ہے کہ وہ لوگ بیٹیوں کو زِندہ دَفنا دیا کرتے تھے۔ چنانچہ پارہ 14 سُورَۂ نَحل کی آیت نمبر 58-59 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۵۸﴾ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

(پ14، النحل:۵۸-۵۹)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوتا ہے۔ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں۔

جو لوگ بیٹیوں کی پیدائش پر دل چھوٹا کرتے ہیں یا اس وجہ سے کُڑھتے رہتے ہیں وہ بیٹی کی پیدائش اور بیٹی کی فضیلت پر 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیں۔

(1) "جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ پاک اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: "اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔" پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس

کے سرپرہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک کمزور سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔" (مجمع الزوائد،کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

(2)"جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ پاک اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔"

(المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلة، ۵/۲۴۸، حدیث: ۷۴۲۸)

(3)"جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔" عرض کی گئی: "اور دو ہوں تو؟" فرمایا: "اور دو ہوں تب بھی۔" عرض کی گئی: "اگر ایک ہو تو؟" فرمایا: "اگر ایک ہو تو بھی۔" (المعجم الاوسط، ۴/۳۴۷، حدیث: ۶۱۹۹)

(4)"جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنّم سے روک بن جائیں گی۔"

(مسلم،کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص ۱۴۱۴، حدیث: ۲۶۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی بیٹی کو منحوس کہنے اور اس کی پیدائش کو بدشگونی سمجھنے کے بجائے خود بھی اس کی ولادت پر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خوب خوشیاں منانی چاہئیں اور کسی کو بیٹی کی ولادت پر کُڑھتا، دل برداشتہ ہوتا اور غم میں ڈوبا ہوا پائیں تو اس کو بھی نیکی کی دعوت دے کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ بیٹی کی اچھی تعلیم وتربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چلنے والے مدرسۃ المدینہ للبنات، جامعۃُ المدینہ للبنات اور دارالمدینہ للبنات میں داخل کروادیجئے، اپنے شہر / علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کروایئے، مقامی

اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں میں حصہ لے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا مدنی ذہن بنایئے، اگر آپ کی بیٹی بڑی ہو گئیں ہیں مگر ابھی تک قرآن نہیں پڑھا تو دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ کروایئے، جہاں اسلامی بہنیں قرآنِ پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کے ضروری مسائل بھی انہیں سمجھاتی ہیں، سکھاتی ہیں، مبلغہ بناتی ہیں، معلمہ بناتی ہیں، ماں باپ کا ادب سکھاتی ہیں، گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول عطا فرماتی ہیں۔اس کے علاوہ اولاد بالخصوص بیٹی کی بہتر پرورش سے مُتعلق مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"اولاد کے حقوق"** اور **"بیٹی کی پرورش"** کا مطالعہ بھی بے حد مفید ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمی اداروں میں درس

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف تعلیمی اداروں مثلاً کالجز اور یونیورسٹیز میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسائل کے عِلاوہ آپ کی باقی تمام کُتُب و رَسائل بِالْخُصُوص "فیضانِ سنّت" جلد اول اور **"فیضانِ سنّت"** جلد دوم کے ان ابواب (1)**"غیبت کی تباہ کاریاں"** اور (2)**"نیکی کی دعوت"** سے درس دینے کی ترکیب ہوتی ہے، جس کا مقصد ان اداروں سے وابستہ اساتذہ و طلبہ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرنا اور انہیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی مدنی سوچ فراہم کرنا ہے۔ آیئے! درس کی ایک مدنی بہار سنئے، چنانچہ

بُری صحبتوں سے نجات مل گئی

لاہور، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے کردار میں بُری صحبتوں کی وجہ سے اِس قدر بگاڑ پیدا ہو گیا تھا کہ اُنہیں چھوٹوں پر شفقت کا کوئی احساس تھا، نہ ہی بڑوں کے ادب و احترام کا کوئی خیال، بات بات پر لڑائی جھگڑا کرنا اُن کا معمول بن چکا تھا حتّٰی کہ اُن کی بُری عادتوں کی وجہ سے گھر والے بھی تنگ آ چکے تھے۔ ایک دن **"درسِ فیضانِ سُنّت"** میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد وہ درس میں پابندی سے شرکت کرنے لگے، یوں **"مدنی درس"** کی برکت سے انہوں نے اپنی سابقہ زندگی سے توبہ کی اور بُری صحبتوں سے پیچھا چھڑا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بد شگونیاں لیتے ہیں۔ آیئے! **"بد شُگونی سے بچیں"** کے 13 حروف کی نسبت سے بد شُگونی کی مزید 13 مثالیں سنتے ہیں۔ (1) اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور افراد میں سے کسی کو یا کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بد شُگونی کا شکار ہو جانا۔ جیسے بلی کے رونے کی آواز، اُلّو کو دیکھ لینا، وغیرہ (2) کبھی کسی وَقت یا دن یا مہینے سے بد فالی لینا۔ (3) کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نَقْص کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بد شُگونی لینا کہ تم نے ابتداء ہی میں ٹانگ اَڑا دی، اب تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ (4) اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کر لینا۔ (5) مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرنا۔ (6) جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جوتا آنے سے بد شُگونی لینا۔ (7) سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لینا کہ کوئی مصیبت آئے گی (8) یہ سمجھنا کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے اور کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے۔ (9) بچہ سویا ہوا

ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے (10) رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں (11) سورج گرہن کے وَقْت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہوگا (12) کبھی نمبروں سے بدفالی لینا (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے 13 کے ہندسے کو منحوس سمجھتے ہیں) (13) مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدرسۃ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلا رہی ہے، وہیں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِید و قراءت کے ساتھ قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی **اَخلاقی تربیت** پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، **اسلامی احکامات** کے مطابق **اسلامی زندگی** گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، **سُنّتیں و آداب** بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، **ماں باپ کا ادب** و احترام سکھایا جاتا ہے، **چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب** کرنا سکھایا جاتا ہے، **نمازوں کا پابند اور سُنّتوں کا عامل** بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، **جھوٹ** بولنے سے بچنے کا مدنی ذہن دیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب **حُفّاظ** ہر سال ملک و بیرونِ ملک **نمازِ تراویح میں قرآنِ کریم** (مُصلّٰی) سُننے، سُنانے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے ہیں، اس وقت بھی سینکڑوں وہ

حُفّاظ جو مدرسۃ المدینہ سے حافظ بنے، دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں اپنی دِینی خدمات پیش کررہے ہیں، کوئی اِمامت کے مُصلّے پر ہے تو کوئی تدریس کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہو کر تعلیمِ قرآن کو دُنیا بھر میں عام کررہا ہے۔

جامعۃ المدینہ آن لائن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ایک اور شعبہ "جامعۃ المدینہ آن لائن" بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت بھی مختلف کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ مثلاً طہارت کورس، نماز کورس، عقائد و فقہ کورس، فیضانِ زکوۃ کورس، درسِ نظامی آن لائن کورس، فیضانِ بہارِ شریعت کورس، فیضانِ فرض علوم کورس، فیضانِ رمضان کورس، قربانی کورس وغیرہ۔ ہر کورس کی مدت اور دورانیہ مختلف ہے، ان کورسز میں داخلوں کا طریقِ کار دعوت اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر دیا ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشُگونی کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدشُگُونی حرام اور گناہ کا کام ہے اور اس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ یہ ایسا بھیانک آسیب ہے جو ہمارے مُعاشَرہ کو اپنے پنجے میں جکڑے تباہی کے راستے پر لئے جارہا ہے یہ ہماری دُنیاو آخرت کی زِندگی کو مکمل تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اس کے نُقصانات بہُت ہیں شاید ہم میں سے اَکثرِیّت اَیسی ہے جو اِن کے نُقصانات سے ہی واقف نہیں ہے۔

بدشُگُونی کے نُقصانات میں سے ایک بہُت ہی بڑا نُقصان یہ ہے کہ ❁ بدشُگُونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ پاک پر اِعْتِماد اور بھروسا کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بَجائے اللہ پاک پر بھروسا کرنے کے اُن مادّی

چیزوں کو اپنے اِعتقاد کا حصہ بنالیتے ہیں کہ جن سے بد شُگُونی کا تعلّق ہو اور اِس کے علاوہ ❁ بد شُگُونی لینے والے کے ذِہن میں اللہ پاک کے بارے میں بد گمانی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اُس کا تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے۔ ❁ ساتھ ہی ساتھ شَیطانی وَسوَسوں کا دروازہ بھی کھلتا ہے۔ ❁ بدفالی سے آدمی کے اندر تَوَھُّم پَرَستی (یعنی وہمی ہونا)، بُزدِلی، ڈر اور خوف، پَست ہِمّتی اور تنگ دِلی پَیدا ہو جاتی ہے۔ ❁ اور جب وہ کسی کام میں ناکام ہوتا ہے تو انتہائی مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے حالانکہ کسی بھی مُعاملہ میں ناکامی کی بہُت سی وُجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلط وَقت اور غَلط جگہ پر کام کرنا اور ناتجرِبہ کاری وغیرہ وغیرہ، لیکن بد شُگُونی کا عادِی شَخص اپنی ناکامی کا سَبَب نُحُوسَت کو قرار دینے کی وَجہ سے اپنی اِصلاح سے مَحرُوم رہ جاتا ہے کیونکہ اسے اَپنی غلطیوں کا کوئی اِحساس ہی نہیں ہوتا وہ تو اَپنی ہر غَلَطی کا ذِمّہ دار کسی کالی بِلّی یا کُتّے کو قرار دیتا ہے۔ ❁ بد شُگُونی کی وَجہ سے بعض اَوقات رِشتے ٹُوٹ جاتے ہیں اور پھر آپَس کی ناچاقِیاں زندگی کو ناگوار کرکے رکھ دیتی ہیں۔ ❁ اور جو لوگ اپنے اوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں اُنہیں ہر چیز مَنحُوس نَظر آنے لگتی ہے، کسی کام کے لیے گھر سے نکلے اور کالی بلّی نے راستہ کاٹ لیا تو یہ ذِہن بنالیتے ہیں کہ اب ہمارا کام نہیں ہو گا اور واپس گھر آگئے، ایک شَخص صُبح سویرے اپنی دُکان کھولنے جاتا ہے راستہ میں کوئی حادِثہ پیش آیا تو سمجھ لیتا ہے کہ آج کا دِن میرے لیے مَنحُوس ہے لہٰذا آج مجھے نُقصان ہو گا یوں ان کا نظامِ زِندَگی دَرہَم بَرہَم ہو کر رہ جاتا ہے۔ (بدشگونی ص ۱۸۔۲۴ ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد شُگُونی کے ان نقصانات کو ذہن میں رکھیے، اور جب بھی بد شُگُونی میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو یہ نقصانات ذہن میں لائیے اور کچھ یوں ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ بد شُگُونی میں پڑنا گناہ کا کام ہے اور یہ میرے لیے دنیا و آخرت میں باعثِ نُقصان ہے۔ جب ہمارا یہ ذہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس آفت سے جان چھوٹ جائے گی۔ بد شُگُونی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے اسباب پر غور کیا جائے اور اس کے علاج کیلئے بھی کوشش کی جائے۔ آیئے! بد شُگُونی کے چند اسباب

اور ان کے علاج سن کر اس پر عمل کی نیت کرتے ہیں۔

بدشُگونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج:

(1)...بدشگونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ پاک نے اپنے علمِ اَزلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔تو بدشُگونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)... بدشُگونی کا دوسرا سبب توکل کی کمی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بدشُگونی دل میں کھٹکے تو ربِّ کریم پر بھروسا کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ بدشُگونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)... بدشُگونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رک جانا ہے۔اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہوگا۔

(4)... بدشُگونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ بندہ جب کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں ہے تو اس سے بچے گا کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بدشُگونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔

(5)...بدشگونی کا پانچواں سبب روز مرہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدِدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں:"اس قسم (یعنی بدشُگونی وغیرہ) کے خطرے وَسوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن

کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبیشمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوَسہ پیدا ہوا ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک کی مدد سے) وہ وَہْم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: "لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰىنَا ج وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ" (پ۱۰، التوبۃ:۵۱) تَرْجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ" (پ۴، آل عمران:۱۷۳) تَرْجَمۂ کنزالعرفان: ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ "اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ" یعنی الٰہی! اچھی باتیں تیرے سوا کوئی نہیں لاتا اور بُری باتیں تیرے سوا کوئی دُور نہیں کرتا اور کوئی زور طاقت نہیں مگر تیری طرف سے۔ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ" یعنی اے اللہ پاک! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)...بد شُگُونی کا چھٹا سبَب نیک شُگون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ برا شُگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو برے شُگُون سے بچنے کیلئے نیک شُگون لینے کی عادت بنائی جائے۔ مگر بدقسمتی سے نیک شُگون کے بارے میں معلومات نہ ہونے کے سبب بہت سے وہ طریقے جن سے فال لیا جاتا ہے ناجائز ہونے کے باوجود لوگ انہیں جائز سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول

کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خود ساختہ مفہوم نکال لینا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی عادتِ بد سے پیچھا چھڑانے کیلئے ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اگر ہم جھوٹ، غیبت، چغلی، ماں باپ کی نافرمانی، مسلمان کی دل آزاری، چوری ڈکیتی وغیرہ ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے اور پنج وقتہ نمازوں کے عادی بننے، سچ بولنے، ماں باپ کی فرمانبرداری، حسنِ اخلاق کی عادت اپنانے اور بہت سی نیکیوں کا عادی بننے کے خواہش مند ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں شرکت اور ہر ماہ عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیجئے۔ اگر آپ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کرکے اپنے گھر والوں اور بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر ان مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور و فکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔ ان مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کی برکت سے فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان پر درودِ پاک جاری ہوجائے گا، اور زبان تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کی عادی بن جائے گی، دُنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہوجائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیقے کی سنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی جانب لاتے ہوئے آیئے! عقیقے کی چند سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے، اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔" (تِرمِذی ج ۳ ص ۱۷۷ حدیث: ۱۵۲۷) ☆گِروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نَفع (فائدہ) حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۴) ☆بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۵)

اعلان:

کھانا کھانے کی مزید سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گیں لہٰذا ان سنتوں اور آداب کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ںِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اَلْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵
3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[6]

---

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

5 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[8]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک)، 25اکتوبر 2018ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

---

[7] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[8] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

عقیقے کی سنتیں اور آداب

☆لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں (بہار شریعت،۳/۳۵۷) ☆قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہو سکتی ہے۔ ☆عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنّتِ مستحبّہ ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہر گز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔ (اسلامی زندگی ص ۲۷) ☆بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں جس بچّے نے عقیقے کا وَقت پایا یعنی سات دن کا ہو گیا اور بِلا عُذر با وَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۹۶) ☆عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اور یِہی افضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ اکّیسویں دن۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶) ☆عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشت فُقرا اور عزیز و قریب دوست و اَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۷) ☆اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنّت ادا ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۶) ☆جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۸) ☆رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا۔ (مُصَنَّف

عبدالرزاق ج۱۰ص۴۵۲ حدیث۴۷۶۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ بدشگونی سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "بدشگونی سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ لَایَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ"

(ابوداود، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۱۹)

ترجمہ: اے اللہ پاک! تُو ہی بھلائی عطا فرماتا ہے اور تو ہی بُرائی دور فرماتا ہے، اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت تیری ہی مدد سے ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ

کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۃ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پہر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ

کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی ؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں ؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ✿ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ✿ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ✿ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی، صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد